32 Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | یکم محرم سنہ ۱۳۹۵ھ ۱۴ صلح ۱۳۵۴ ہش ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو رات کو بخار بھی رہا اور کھانسی کی تکلیف بھی رہی۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کیلئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۴ صلح۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم صالح الشبیبی صاحب مبلغ انڈونیشیا کو دل کا دورہ ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

خاکسار کی والدہ اہلیہ مکرم چوہدری دوست محمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ ضلع لائلپور شدید طور پر بیمار ہیں اور یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور میں داخل ہیں بیماری کا تاحال مکمل طور پر تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(افتخار احمد شمس ۱۳۳۔ اپر مال سکیم لاہور)

برادرم مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب سابق مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کئی دن تک بعارضہ انفلوئنزا اور نمونیا بیمار رہے ہیں۔ بیماری تو دور ہو چکی ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جسمانی قوت و توانائی بخشے اور مفید اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پہلا مرحلہ ختم ہونے میں قریباً ڈیڑھ ماہ باقی ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۱/۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

استغفار کیساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے

اس کے ذریعہ انسان اُن جذبات اور خیالات کو دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمت کو عطا فرمائی گئی ہیں ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اُٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خُدا تعالیٰ سے روکتے ہیں پس استغفار کے یہی معنی ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خُدا تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمی مادہ ہے جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمی قوت غالب آجاتی ہے لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی رُوح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں یعنی یہ کہ اس قوت کو پاکر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔

غرض اِس کے معنے یہ ہیں کہ عبادت پر یُوں قائم رہو۔ اوّل رسُول کی اطاعت کرو۔ دوسرے ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ ہاں پہلے اپنے ربّ سے مدد چاہو جب قوت مل گئی تو تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یعنی خُدا کی طرف رجوع کرو۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳؍ صلح ۱۳۵۴ ہش

خدا کی پناہ طلب کرنے والے دو مختلف گروہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ جب اُس کے بندے گناہوں میں غرق ہو کر نافرمانی میں حد سے گزر جاتے ہیں اور وقفہ وقفہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی تنبیہ کو خاطر میں نہیں لاتے تو وہ اپنے آپ کو عذابِ الٰہی کا مورد بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ازمنہ گزشتہ کی مختلف قوموں پر انکی مسلسل نافرمانیوں کی وجہ سے آنے والے عذابوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴۱)

سو ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے پکڑا، سو ان میں سے کسی پر پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے کسی کو سخت آواز نے آپکڑا، اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں نابود کر دیا اور ان میں سے کسی کو ہم نے غرق کر دیا۔ اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

جب مختلف زمانوں میں مختلف قوموں پر عذاب آئے تو جہاں ان عذابوں کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ ہلاک ہوئے وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک اور خدا ترس بندے ان سے محفوظ رہے گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجہ میں آنے والے عذابوں سے جن لوگوں کا محفوظ رہنا مقدر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی متعدد صفات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کرتے ہوئے عذابوں کے معاملہ میں اُسی سے اسی کی پناہ مانگتے رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے خدائی مقدرات کے تحت جنہوں نے عذابِ الٰہی کا مورد بننا ہوتا ہے پناہ وہ بھی مانگتے ہیں لیکن مانگتے ہیں اُس وقت جب عذاب نازل ہو رہا ہوتا ہے لیکن نزولِ عذاب کے وقت اُن کا پناہ مانگنا اُنہیں کوئی نفع نہیں دیتا اور وہ ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ پناہ دونوں ہی مانگتے ہیں یعنی وہ بھی جن کے لئے عذاب سے محفوظ رہنا مقدر ہوتا ہے اور وہ بھی جن کی عذاب کے نتیجہ میں ہلاکت مقدر ہوتی ہے۔ لیکن اوّل الذکر قبل از نزولِ عذاب اللہ تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ عذاب نازل ہونے پر اس سے بچا لئے جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے مؤخر الذکر پہلے تو نافرمانیوں اور گناہوں میں حد سے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور جب عذاب نازل ہوتا ہے تو پھر پناہ مانگنے لگتے ہیں۔ ایسے تنگ وقت میں ان کا خدا کو پکارنا نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی رُو سے اوّل الذکر شروع ہی سے یہ دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں:-

(۱) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(آل عمران آیات ۱۹۴، ۱۹۵)

اے ہمارے رب تُو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ ملا کر وفات دے اور اے ہمارے رب ہمیں وہ کچھ دے جس کا تُو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ کیا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کیجیو۔ تُو اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔

(۲) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸۷)

اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجو۔ اے ہمارے رب! تُو ہم پر اُس طرح ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تُو نے اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اسی طرح ہم سے وہ بوجھ نہ اُٹھوا جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر کیونکہ تُو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

(۳) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۲)

اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا کی زندگی میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

نزولِ عذاب سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور اُسکی پناہ طلب کرنے کی یہ چند مثالیں ہیں جو ہم نے یہاں درج کی ہیں ورنہ قبل از نزولِ عذاب خدا کی پناہ طلب کرنے والوں کی اس قسم کی اور بہت سی دعائیں قرآن میں مذکور ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندوں کو نزولِ عذاب کے وقت محفوظ رکھا اور وہ معجزانہ طور پر بچائے گئے۔

برخلاف اس کے جو لوگ پہلے تو شوخیوں، شرارتوں اور ظالمانہ کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں اور جب ان کی ان شوخیوں اور نافرمانیوں کے نتیجہ میں عذاب آتا ہے اُس وقت خدا تعالیٰ سے اُس کی پناہ مانگنے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ انتہائی تنگ وقت میں انکی تضرع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب عذاب نازل ہو رہا ہوتا ہے تو وہ کہنے لگتے ہیں:-

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ (الدخان آیت ۱۳)

اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ عذاب ٹلا دے ہم ایمان لے آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ بتاتے ہوئے کہ اُس وقت اُن کا تضرع کرنا سراسر بے فائدہ ہوتا ہے فرماتا ہے:-

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ (الدخان آیات ۱۴، ۱۵)

اُس دن ایمان لانے کی توفیق اُن کو کہاں سے ملے گی حالانکہ ان کے پاس ایک حقیقت کو کھول کر بیان کرنے والا رسول آچکا ہے (جس کو انہوں نے نہیں مانا) اور اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے اور کہنے لگے یہ کسی کا سکھایا ہوا پاگل ہے۔

پھر عذاب کو دیکھ کر تضرع کرنے والے غلط کاروں اور نافرمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ (الدخان آیات ۱۶، ۱۷)

ہم عذاب کو تھوڑی دیر کیلئے ہٹا دینگے مگر تم پھر وہی کرتوتیں کرنے لگ جاؤ گے۔ جس دن ہم بڑی گرفت میں تم کو لے آئیں گے (تم پر کھل جائیگا کہ) ہم انتقام لینے پر قادر ہیں۔

ان جملہ آیاتِ قرآنی سے ثابت ہے کہ جو لوگ ہر قسم کی شوخیوں، شرارتوں، ظالمانہ کارروائیوں اور نافرمانیوں سے بکلّی مجتنب رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اُسکی پناہ طلب کرتے رہتے ہیں نزولِ عذاب کے وقت وہ بچائے جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے جو لوگ دن رات شوخیوں شرارتوں اور کھلی کھلی نافرمانیوں میں مصروف رہتے ہیں اور اُسوقت تک خدا تعالیٰ کے حضور نہیں جھکتے جب تک کہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے نازل ہونے والے عذاب کو خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ قبل از نزولِ بلا خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے اور ہر قسم کے گناہوں اور معاصی سے مجتنب رہتے ہوئے اپنے رب سے اپنا معاملہ صاف کر لے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اُسکے حضور میں جھک جائے اور اُس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور رَبَّنَا رَبَّنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو، ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اُسوقت پکار اُٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اُس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہو کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔ اس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلامِ الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دُعا کرے۔"

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد از روئے اسلام

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل)

(۲)

۱۳۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (مائدہ: ۵۴)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسی قوم لائے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے۔ وہ مومنوں کے سامنے گھُل مِل کر رہنے والے ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ پر پُر رعب۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے گا دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعتوں کا مالک اور علم والا ہے۔

۱۴۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (الانفال: ۷۲)

ترجمہ۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کیا نیز وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) پناہ دی اور مدد کی یہ سب ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں ہاں وہ لوگ جو ایمان تو لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی تمہیں تا ہجرت ان کی دوستی اور مدد سے کوئی سروکار نہیں البتہ اگر وہ تم سے دین میں مظلوم ہونے پر مدد طلب کریں تو تم پر ان کی مدد کرنا واجب ہے سوائے ایسی قوم کے خلاف جس سے تمہارے معاہدات ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔

۱۵۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا مَعَکُمْ فَاُولٰٓئِکَ مِنْکُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (الانفال: ۷۵)

ترجمہ۔ جو لوگ بعد میں ایمان لائیں ہجرت کریں اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کریں وہ تم میں سے ہیں۔ رشتہ دار ایک دوسرے کے ساتھ کتاب الٰہی کے مطابق حق قرابت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۱۶۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ (الانفال: ۷۴)

ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے پناہ دی یہی پختہ مومن ہیں۔ ان کے لئے مغفرت ہوگی اور باعزت رزق ملے گا۔

۱۷۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (البقرہ: ۲۱۹)

ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا وہ بجا طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۸۔ لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (النساء: ۹۵)

ترجمہ۔ وہ مومن جو بغیر تکلیف اور شرعی عذر کے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں ان مجاہدوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ کے لحاظ سے فضیلت بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے اچھے انجام کا وعدہ فرمایا ہے اس نے مجاہدین کو قاعدین پر اجر عظیم کی برتری بخشی ہے۔

۱۹۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات: ۱۵)

ترجمہ۔ سچے مومن وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور پھر کسی شک میں مبتلا نہ ہوئے اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کیا یہی راستباز لوگ ہیں۔

۲۰۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ (الممتحنہ: ۱)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنے دوست نہ بناؤ [illegible] دلی محبت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

33

پیغام بھیجو۔ حالانکہ وہ اس حق کا انکار کر چکے ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے پھر وہ رسول کو اور تم کو اس لئے جلاوطن کر رہے ہیں کہ تم اللہ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لاتے ہو۔ تم ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو اگر تم میرے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہو اور میری خوشنودی چاہتے ہو۔ تم ان کو خفیہ طور پر مودّت و دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں ان تمام باتوں کو جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ جو شخص تم میں سے اس طریق کو اختیار کرے گا وہ تو سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔"

۲۱۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ۝ (محمد: ۳۱)

ترجمہ۔ ہم تمہیں ابتلاؤں میں ڈالیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنیوالوں اور صبر کرنے والوں کو نمایاں کر دیں گے اور تمہارے حالات واخبار کو ظاہر کر دیں گے۔

۲۲۔ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (الصف: ۱۱)

ترجمہ۔ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ گے اور راہ خدا میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو گے۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے مفید اور بابرکت ہے

۲۳۔ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ (تحریم: ۱۰)

ترجمہ۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھیں اور ان کے مقابلہ پر مضبوط موقف اختیار کریں اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ بُرا انجام ہے۔

۲۴۔ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ۔

(الحج: ۷۹)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے حق کی خاطر پورا پورا جہاد کرو۔

معزز سامعین! جہاد کے متعلق ان چوبیس ۲۴ آیات قرآنیہ پر تدبر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں دفاعی جنگ کو اس لئے جہاد قرار دیا گیا ہے کہ اس سے مسلمانوں، ان کے دین اور ان کے معاشرہ کی حفاظت ہوتی ہے اور مجاہدین اپنے مالوں اور اپنی جانوں کی قربانی سے ایک اعلیٰ مقصد کو حاصل کرتے ہیں اسی لئے اسلام نے مجاہدین کے لئے نیکی، تقویٰ صبر و استقامت اطاعتِ نظام کو بنیادی لوازم قرار دیا ہے۔ گویا تلوار کے جہاد سے پہلے اس کی موجودگی ہیں اور اس کے بعد بھی جہاد اکبر کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور جہاد کبیر ہر وقت لازم ہوتا ہے

جہاد احادیث نبویہ کی روشنی میں

(۱) إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ۔

(ترمذی مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۳۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں اس حدیث کے آخر میں یہ زائد لفظ ہے۔ "فِي طَاعَةِ اللّٰهِ" یعنی مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔

۲۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۳۳)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! مشرکین سے اپنے مالوں اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ سے جہاد کرو۔

۳۔ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۳۳)

عرض کیا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشرکوں کے ساتھ اپنے مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرتا ہے۔ اس کا بہترین جہاد ہے۔

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ فَقَالَ لَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

(بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے خیال میں جہاد بہترین عمل ہے کیا ہم بھی جہاد کر سکتی ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ تمہارے لئے بہترین جہاد پاکیزہ حج ہے۔

۵۔ "قَالَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ قَدِمُوا مِنَ الْجِهَادِ مَرْحَبًا بِكُمْ قَدِمْتُمْ مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْجِهَادُ الْأَكْبَرُ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ"

(مکاشفۃ القلوب للامام الغزالی صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو جہاد (لڑائی) سے آئے تھے مرحبا کہا اور فرمایا کہ تم چھوٹے جہاد سے اب بڑے جہاد کی طرف آگئے ہو۔ عرض کیا گیا کہ جہاد اکبر کونسا جہاد ہے حضور نے فرمایا نفس کا جہاد۔

۶۔ الف "وَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ"

(تفسیر کبیر للرازی جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے واپس لوٹے تو حضور نے فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے واپس آگئے ہیں اور اب جہاد اکبر میں مصروف رہیں گے۔

(ب) وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ أَرَادَ بِهٖ مُجَاهَدَةَ النَّفْسِ لِيَدُومَ جِهَادُ اسْتِمْرَارِهَا عَلَى الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ"

(فتوح الغیب للشیخ عبدالقادر الجیلانی مقالہ ۶۷)

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ سے نفس کے ساتھ مجاہدہ مراد ہے یہ جہاد دائمی طور پر ہوتا ہے کیونکہ نفس انسانی اپنی شہوات اور لذتوں پر ہمیشہ قائم رہنا چاہتا ہے۔

ج۔ "وَأَشَقُّ مِنْهُ (مِنْ بَذْلِ النَّفْسِ) قَصْرُ النَّفْسِ عَلَى الطَّاعَاتِ عَلَى الدَّوَامِ وَمُجَانَبَةِ هَوَاهَا وَلِذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ غَزَاةٍ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ"

(رد المختار علی الدر المختار جلد ۳ صفحہ ۳۵ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ جان دے دینے سے بھی یہ امر زیادہ دشوار ہے کہ نفس کو دائمی طور پر فرمانبرداری پر قائم رکھا جائے اور اسے اس کی خواہشات سے بچایا جائے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپ ایک جنگ سے واپس لوٹے تھے فرمایا تھا کہ ہم اب جہاد اصغر سے جہاد اکبر میں مصروف رہنے کیلئے واپس آگئے ہیں۔

۷۔ أَلَا إِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ سکے۔

۸۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَقَالَ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ (تفسیر کشاف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ سے واپسی پر فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آگئے ہیں۔

۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سُئِلَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

34
Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء تا ۱۵ رنومبر ۱۹۷۴ء

:(۳):

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۷۶	محترمہ ظہور اقبال بیگم صاحبہ سول لائن لاہور	۱۰/- روپے
۷۷	مکرم منصور مبشر صاحب " " "	۲۰/- "
۷۸	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ " " "	۱۰/- "
۷۹	مکرم ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب " "	۲۰/- "
۸۰	" محمد اسلام صاحب محمد نگر۔ لاہور	۳۰/- "
۸۱	" چوہدری نسیم احمد صاحب محمد نگر "	۱۰/- "
۸۲	محترمہ بیگم صاحبہ قاضی عطاء اللہ صاحب محمد نگر لاہور	۳۰/- "
۸۳	مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ لاہور	۱۰/- "
۸۴	" میاں محمد شریف صاحب نیلہ گنبد "	۲۰/- "
۸۵	" شیخ طاہر احمد صاحب اسلامیہ پارک "	۱۰/- "
۸۶	" میجر ڈاکٹر لئیق احمد صاحب " "	۱۰/- "
۸۷	محترمہ عزیزہ رشیدہ مشتاق صاحبہ سمن آباد "	۱۰۰/- "
۸۸	مکرم فیاض احمد صاحب ابن محمد ریاض صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱۰/- "
۸۹	محترمہ مسز مبارکہ صاحبہ بنت محمد انور صدیقی صاحب " "	۶۰/- "
۹۰	مکرم دلدار احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۲۶/- "
۹۱	" شریف احمد صاحب ٹھیکیدار مصری شاہ "	۲۰/- "
۹۲	محترمہ والدہ صاحبہ ملک رفیق احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۵/- "
۹۳	مکرم حامد بٹر صاحب " "	۲۰/۷۵ "
۹۴	" افتخار احمد خان صاحب " "	۱۱۵/- "
۹۵	محترمہ بیگم نسیم حسین صاحبہ " "	۵۰۰/- "
۹۶	مکرم عبداللطیف صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵/- "
۹۷	" آغا اظہر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/- "
۹۸	" خلیل الرحمان صاحب " "	۱۰/- "
۹۹	" ناصر احمد صاحب جج دارالذکر "	۲۰/- "
۱۰۰	محترمہ مبشرہ صاحبہ اہلیہ محمود خاں صاحب "	۵۰/- "
۱۰۱	مکرم ملک فضل الرحمان صاحب "	۱۰/- "
۱۰۲	" محمد احمد صاحب ظفر دہلی گیٹ "	۵۵/- "
۱۰۳	" شیخ عزیز احمد صاحب لائل پور	۱۰/- "
۱۰۴	" شیخ رشید الدین صلاح الدین صاحبان مبارک سنز ملتان	۵۰/- "
۱۰۵	" حاجی اللہ بخش صاحب مرحوم چندر کے منگولے۔	۴۶/۳۴ "
۱۰۶	" محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ مالو کے بھگت	۵۰/- "
۱۰۷	محترمہ مسز فرخندہ اسلم صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۰۰/- "
۱۰۸	" بیگم میر مشتاق احمد صاحب "	۵۰/- "
۱۰۹	" محمودہ بیگم صاحبہ چک [illegible] ساہیوال	۱۰/- "
۱۱۰	" سکینہ بیگم صاحبہ والدہ عبدالحمید صاحب ۱۴۰/ب پاچہ گلبرگ لاہور	۱۰۰/- "
۱۱۱	مکرم احسان الحق صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/- "
۱۱۲	" راجہ محمد افضل صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۰/- "
۱۱۳	" کیپٹن عبدالواحد صاحب اسلام آباد	۱۱۰/- "
۱۱۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عزیز احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۰/- "
۱۱۵	" اشرف خاتون صاحبہ اڈہ چھبیل لاہور	۱۰/- "
۱۱۶	" زینب حسن صاحبہ اہلیہ شیخ محمود الحسن صاحب لاہور	۲۰/- "
۱۱۷	مکرم ماسٹر فضل احمد صاحب شادیوال	۱۰/- "
۱۱۸	بچگان مکرم عبدالمالک صاحب دوالمیال	۱۰/- "
۱۱۹	محترمہ ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ مانگٹ اونچے	۳۰/- "

(باقی)

اعلان دارالقضاء

مکرم بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب میڈیکل ڈائریکٹوریٹ جی، ایچ، کیو راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ صاحبہ سیدہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ زوجہ سید ظہور الحسن صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۵/۱ واقع محلہ دارالفضل ربوہ رقبہ چار کنال الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ (۱) سید ابوالحسن صاحب۔ (۲) سید ضیاء الحسن صاحب۔ (۳) میجر سید سعید احمد صاحب۔ (۴) سید مسعود حسن صاحب۔ (۵) سکواڈرن لیڈر سید محمد حسن صاحب پسران مرحوم۔ (۶) سیدہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ۔ (۷) سیدہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ۔ (۸) سیدہ نصرت فاطمہ صاحبہ۔ (۹) سیدہ جاوید فاطمہ صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۵/۱ واقع محلہ دارالفضل ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو دو ماہ کے اندر اندر اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اکاؤنٹس آفیسرز کی ضرورت

۲۰ رجنوری ۱۹۷۵ء تک درخواستیں جن میں مکمل ذاتی کوائف درج ہوں۔ مع مصدقہ سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل ایڈریس پر پہنچ جانی چاہئیں:۔
محمد امین لون۔ سیکرٹری۔ پنجاب ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ اینڈ سپلائز کارپوریشن ۵ بنک سکوائر۔ لاہور۔

قابلیت و تجربہ:۔ (۱) بی۔ کام ٹریڈ میں ۸ سالہ تجربہ
(۲) بی۔ کام (آنرز) ٹریڈ میں ۵ سالہ تجربہ
(۳) ایم۔ کام۔ ٹریڈ میں ۳ سالہ تجربہ

نیشنل پے سکیل ۱۶ ۴۰۰ - ۳۵ - ۷۵۰/۵۰ — ۱۰۰۰

(نوائے وقت مورخہ ۱۲/۱/۷۵)

(ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزی امۃ الجمیل سلمہا کے نکاح کا اعلان تین ہزار روپیہ مہر پر عزیزم محمد اختر صاحب ابن چوہدری عبدالستار صاحب آف اسلام آباد (متوطن مراڑہ ضلع سیالکوٹ) کے ساتھ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے مورخہ ۱۱ رصلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۱ رجنوری ۱۹۷۵ء کو مسجد ناصر میں بعد نماز عصر کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین (کیپٹن محمد سعید ربوہ)

درخواست دعا

• خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے معدہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ احباب کرام سے دعائے خاص کی درخواست ہے۔ (نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ)

• مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب بٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چونڈہ بس کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئی ہیں جس کی وجہ سے کمر اور کندھے پر شدید چوٹیں آئیں اسوقت وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انیس الرحمان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ربوہ)

• خاکسار کی دادی اماں محترمہ بہت سخت بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہوگئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبدالحمید مبشر [illegible]یل آباد کالونی۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ پر بہت زور دیا ہے

توبہ کے بغیر ایمان اور عملِ صالح کا حصول ناممکن ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر میں سچی توبہ کی شرائط بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ پر زور دیا ہے اور ایمان اور عملِ صالح کا حصول اس کے بغیر ناممکن قرار دیا ہے مگر دُنیا میں بہت لوگ ہیں جو توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ صرف مُنہ سے یہ کہہ دینے سے کہ "میری توبہ" توبہ مکمل ہو جاتی ہے حالانکہ اس کے لئے سات امور کا ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ سارے کے سارے موجود نہ ہوں اس وقت تک توبہ کبھی بھی صحیح معنوں میں توبہ نہیں کہلا سکتی۔ چنانچہ توبہ کے لئے پہلی شرط تو یہ ہے کہ انسان اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کرکے اور ان کو اپنے سامنے لاکر اس قدر نادم ہو کہ گویا پسینہ پسینہ ہو جائے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ پچھلے فرائض جس قدر رہ چکے ہیں ان میں سے جن کو ادا کیا جا سکے ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود اُس نے حج نہیں کیا تھا تو اب حج کرے یا اگر زکوٰۃ نہیں دی تھی تو ساری عمر کو جانے دے اسی سال کی زکوٰۃ دے دے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ پچھلے گناہوں میں سے جس کا ازالہ ممکن ہو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر کسی کی بھینس چُرا کر اُس نے اپنے گھر رکھی ہوئی ہے تو اسے واپس کر دے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی دُکھ پہنچایا ہو اُس کے دُکھ کا ازالہ کرنے کے علاوہ اس سے معافی طلب کرے۔ یہ ایک باریک رُوحانی مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بندوں کے گناہوں کی معافی کے لئے یہ شرط رکھی ہے کہ ان کے متعلق بندوں سے ہی معافی طلب کی جائے اور اگر وہ معاف کر دیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان کا مؤاخذہ نہیں کرتا۔۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو اُس نے نقصان پہنچایا ہو اُن سے مقدور بھر احسان کرے اور اگر کچھ نہیں کر سکتا تو ان کے لئے دعا ہی کرے۔ اولیاء کرام نے بھی لکھا کہ اگر کسی نے دوسرے کا مال ناجائز طور پر لیا ہوا ور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی مجھے تو اس کا مال دینے کی طاقت نہیں تُو اپنے پاس سے ہی اسے دے دے اور اس کمی کو پُورا فرما دے۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ اپنے دل میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد کرے اور فیصلہ کرے کہ اب مَیں کوئی گناہ نہیں کروں گا۔

ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نیکی کی طرف رغبت دلانا شروع کر دے اور اپنے دل کو پاکیزہ بنانے کی کوشش کرے تاکہ آئندہ ہر قسم کے کاموں میں وہ دلی شوق سے حصہ لے سکے۔

یہ سات باتیں توبہ کے لئے ضروری ہیں جب تک یہ تمام شرائط نہ پائی جائیں کوئی توبہ مکمل نہیں کہلا سکتی۔

بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھولنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کُھل جاتا ہے اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مَیں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ "جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا" کا خیال کبھی ایک عقلمند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے کیا معلوم ہے کہ مَیں کب مروں گا۔ اگر اچانک موت آ جائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔

علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کرلے کیونکہ توبہ اُس عظیم الشان تغیّر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اس کو بالکل گداز کر دیتا اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۶۴ تا صفحہ ۱۶۷)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلان نکاح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بتاریخ ۲۲/۱۲/۷۴ بعد نماز ظہر اپنے صاحبزادگان اور دیگر عزیزان کے نکاحوں کے اعلان کے ساتھ پسرم عزیزم نعیم الدین احمد کا نکاح عزیزہ نبیلہ ناصر بنت برادرم محترم چوہدری ناصر احمد صاحب سکنہ بہلول پور ضلع لائلپور کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر جہت بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کی عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانون صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیزم سید منیر احمد صاحب کی لڑکی عزیزہ امۃ الباسط منیر سلمہا کا نکاح عزیزم شیخ نعیم اللہ صاحب ابن مکرم شیخ فیض اللہ صاحب آف حیدر آباد سندھ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں ۸؍دسمبر ۱۹۷۴ء کو پڑھا۔ عزیزم نعیم اللہ مکرم خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم ریج انسپکٹر کا پوتا اور عزیزہ امۃ الباسط منیر مکرم سید علی احمد شاہ صاحب مرحوم انبالوی کی پوتی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے باعثِ افضال و برکات اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

(سید سجاد احمد۔ پروپرائٹر شاہ میڈیکوز۔ رحمت بازار۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ ملک الطاف الرحمٰن خان صاحب دستگیر کالونی کراچی ان دنوں صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل صحت و سلامتی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(اہلیہ ملک سعید احمد صاحب۔ الفردوس بوٹ ہاؤس۔ تلہار سندھ ضلع حیدر آباد)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب وریاہ چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا قریباً چار ماہ علیل رہنے کے بعد ۷؍جنوری ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار کی اہلیہ کے لئے تھوڑے سے عرصہ میں یہ تیسرا صدمہ ہے۔ اس سے قبل ان کی دو جواں سال بہنیں کم عمر اولاد چھوڑ کر فوت ہو گئی تھیں جس کا اثر ان کی صحت پر بھی رہا۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم صابر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

کئی لجنات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رپورٹ سالانہ بابت ۷۴-۱۹۷۳ء خرید کر لے گئی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ جو لجنات یہ رپورٹ نہ لے جا سکی ہوں یا جلسہ سالانہ پر تشریف نہ لا سکی ہوں خط لکھ کر جلد از جلد منگوا لیں۔ اس رپورٹ میں تمام شعبہ جات کی سکیمیں درج ہیں اور سارا سال جو کام کرتے ہیں وہ بھی درج ہیں صحیح رنگ میں لجنہ کا کام کرنے کے لئے اس رپورٹ سالانہ کی رہنمائی بہت ضروری ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴